45666 - بدن سے خون نكلنے سے وضوء نہيں ٹوٹتا

سوال

كيا بدن سے خارج ہونے والے خون سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

بدن سے خارج ہونے والى نجاست كى تين حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

پيشاب يا پاخانہ ہو اور عام اور معتاد راستے سے خارج ہو، تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اس كے كتاب و سنت اور اجماع ميں دلائل موجود ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اگر تم مريض ہو يا مسافر يا تم ميں سے كوئى ايك پاخانہ كر كے آئے يا تم نے اپنى بيويوں كے ساتھ ہم بسترى كى ہو اور تمہيں پانى نہ ملے تو تم پاكيزہ مٹى سے تيمم كرو، اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھ پر مسح كرو المآئدة (6).

امام ترمذى رحمہ اللہ نے صفوان بن عسال رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ"

" ہميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم حكم ديا كرتے تھے كہ جب ہم سفر ميں ہوں تو اپنے موزے تين دن اور راتيں نہ اتاريں، مگر جنابت سے، ليكن پاخانہ اور پيشاب اور نيند سے "

سنن ترمذى حديث نمبر (96) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

يہاں پاخانہ اور پيشاب اور نيند نواقض وضوء ميں بيان كيے گئے ہيں.

دوسرى حالت:

يہ كہ وہ پيشاب اور پاخانہ ہو ليكن كسى اور راستے سے خارج ہو مثلا اگر كسى كا آپريشن كر كے اس كے پيٹ ميں

سوراخ کر دیا جائے اور پاخانہ وہاں سے خارج ہونے لگے، تو یہ بھی نواقض وضوء میں شامل ہوگا کیونکہ مندرجہ بالا دلائل پیشاب اور پاخانہ کے خارج ہونے سے وضوء ٹوٹنے پر دلالت کرتے ہیں، اور ان دلائل کا عموم اس پر دلالت کرتا ہے کہ پیشاب یا پاخانہ معتاد راستے سے خارج ہو یا کسی اور راستے سے دونوں طرح وضوء توڑ دیگا.

تیسری حالت:

بدن سے خارج ہونے والی نجاست پیشاب اور پاخانہ کے علاوہ کوئی چیز ہو مثلا خون یا جو علماء قئ کو نجس قرار دیتے ہیں.

اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے:

بعض مثلا ابو حنیفہ، امام احمد دونوں نے کچھ اختلاف کیا ہے جس کی تفصیل ہے کہتے ہیں کہ اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، انہوں درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو فرمایا تھا:

" بلکہ یہ تو رگ کا خون ہے، اس لیے تم ہر نماز کے لیے وضوء کرو "

ان کا کہنا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کے وجوب کی علت یہ بیان کی کہ یہ رگ کا خون ہے، اور ہر خون اسی طرح کا ہے.

2 ـ امام ترمذی نے معدان بن ابی طلحہ سے بیان کیا ہے وہ ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قئ کی اور روزہ افطار کیا اور وضوء کیا "

تو میں ثوبان رحمہ اللہ کو دمشق کی مسجد ملا اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگے:

میں نے ان کے وضوء کرنے کے لیے پانی ڈالا تھا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (87) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ بدن سے نجاست خارج ہونا ناقض وضوء نہیں، اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اصل میں وضوء نہیں ٹوٹا، اور اس سے وضوء ٹوٹنے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس مسئلہ میں میرا بہتر اوراچھا اعتقاد یہی ہے کہ اصل میں وضوء نہیں ٹوٹا حتی کہ شریعت مطہرہ سے وضوء ٹوٹنا ثابت ہو جائے، اور یہ ثابت نہیں " انتہی.

اس سے وضوء ٹوٹنے والوں کے دلائل کا درج ذیل جواب دیتے ہیں:

استحاضہ والی حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حیض کے خون کی نفی چاہی ہے، یعنی یہ حیض کا خون نہیں، بلکہ یہ رگ کا خون ہے، اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم نماز نہ چھوڑو بلکہ نماز ادا کرو، لیکن ہر نماز کے لیے نیا وضوء کرنا ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ " المجموع " میں رقمطراز ہیں:

" اگر - یعنی استحاضہ والی حدیث - صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ اسے یہ معلوم کرانا تھا کہ یہ حیض کا خون نہیں، بلکہ وضوء ٹوٹنے والی جگہ سے خارج ہونے سے وضوء کا موجب ہے، اور اس سے یہ مراد نہیں کہ خون - جہاں سے بھی خارج ہو - خارج ہونے سے وضوء واجب ہو جاتا ہے " انتہی.

اور ثوبان کی حدیث کے کئی ایک جواب دیے گئے ہیں:

1 ـ یہ حدیث ضعیف ہے، امام نووی رحمہ اللہ " المجموع میں کہتے ہیں: ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے ان کے استدلال کا جواب کئی ایک وجوہ سے ہے: جن میں سب سے بہتر اور اچھی یہ ہے کہ وہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے، بیہقی وغیرہ دوسرے حفاظ کا یہی کہنا ہے " انتہی.

2 ـ یہ کہ - اسے صحیح تسلیم کرنے اور اس کے ثابت ہونے کی صورت میں - یہ حدیث قئ خارج ہونے سے وضوء ٹوٹنے پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ صرف یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے، جو کہ قئ سے وضوء کرنے کے استحباب پر دلالت کرتا ہے، نہ کہ وجوب پر.

مزید تفصیل کے لیے آپ المجموع للنووی (2 / 63 ـ 65) اور المغنی ابن قدامہ (1 / 247 ـ 250) اور الشرح الممتع ابن عثیمین (1 / 185 ـ 189) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .